## سوال

(72) بغیر وضو قرآن کو ہاتھ لگانا حرام ہے۔؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ بغیر وضو کے قرآن کو ہاتھ لگانا حرام ہے دلیل میں آیت لکھی ہے : لَا یَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ٧٩ ...الواقعة اس کا ترجمہ یہ کیا ہے ''بغیر وضو قرآن کو ہاتھ لگانا حرام ہے،، کیا اس آیت کا یہی معنی ہے؟ یا اس کا معنی یہ ہے ''نہیں چھوتے اس کو مگر پاک لوگ،،

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چاروں امام کہتے ہیں کہ بغیر وضو، قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک اس آیت کا معنی یہ ہے ''قرآن کو نہ چھوئیں مگر پاک لوگ،،۔ یعنی بے وضو قرآن کو چھونا حرام اور ممنوع ہے۔ امام داوٗد ظاہری اور علامہ ابن حزم کہتے ہیں کہ بغیر وضو قرآن کو ہاتھ لگانا جائز ہے اور اس آیت کا یہ معنی کرتے ہیں ''نہیں چھوتے ہیں اس کو یعنی قرآن کو جو لوح محفوظ میں درج ہے مگر پاک لوگ یعنی: فرشتے،، ان دونوں اماموں کے نزدیک یہ آیت بمنزلہ اس آیت کے ہے: كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ١١ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ١٢ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ١٣ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ١٤ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ١٥ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ١٦ ...عبس پہلا معنی راجح اور قوی ہے قال الرازی: ''إن حمل اللفظ علی حقیقة الخبر، فالأول أن یکون المراد القرآن، الذی عند اللہ تعالی، والمطهرون الملئکة إن حمل علی النهی، ان کان فی صورة الخبر، کان عموما فینا، وهذا أولی، لما روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم، أنه کتب لعمرو بن حزم لا یمس القرآن إلا طاهر، فوجب أن یکون نهیه ذلک بالآیة، إذ فیها إحتمال له،، انتهی، وذکر الباجی هذین الاحتمالین بالتفصیل فی ''شرح الموطأ،، فلیراجعه من شاء

(محدث ج: 8 ش 7 رمضان 1359ھ نومبر 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری**

**جلد نمبر 1**

**صفحہ نمبر180**

محدث فتویٰ